يا ايها الناس قد جاءكم برهان من ربكم

اے لوگو تحقیق آئی تمہارے پاس حجت تمہارے رب کی طرف سے

الحمد للہ العلی الاعلی کہ کتاب لاجواب ماحی رسوم و بدعات دافع اوہام و ظلمات محلی بحجج لامعہ موشی بدلایل نافعہ اعنی

البراهين القاطعة على ظلام الانوار الساطعة

[illegible]

بامر حضرت بقیۃ السلف حجۃ الخلف راس الفقہا والمحدثین تاج العلما الکاملین جناب مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہ

حسب فرمائش مولوی محمد یحییٰ صاحب تاجر کتب و بینات و مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

... ساڈھورہ مطبوع شد

التصدیقات لدفع التلبیسات

معروف بہمند

اس زمانہ پرفتن میں جہاں اہل اسلام پر اور مصائب و آلام کا ورود ہے منجملہ ان کے یہ مصیبت بھی ہے کہ اہل باطن اپنی دنیا طلبی کے نشہ میں عوام اہل اسلام کو اہل حق سے متنفر کرتے رہتے ہیں اور بے سروپا اعتراضات و بیجا اتہامات اُن پر لگاتے رہتے ہیں چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ کے زمانے سے ان کے خاندان کے ساتھ جو بغض اہل بدعت کو پیدا ہوا تھا وہ آج تک بڑھتا ہی رہا یہ جماعۃ مقدسہ جو بحمد اللہ جامع شریعت و طریقت اور مصداق کریمہ یحبہم و یحبونہ اور قول نبوی لا یزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق لا یضرہم من خذلہم اور مصداق قول بزرگاں ؎

چوں نسیم آئینہ اینجا کہ منم ✤ کاندریں عزا آفتاب روشنم

ہیں ہمیشہ اِن کے ذمہ اتہامات لگاتے رہتے ہیں "کہتے ہیں، نعوذ باللہ یہ لوگ حق تعالیٰ شانہٗ کو جھوٹا بتلاتے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ یہ لوگ زیارۃ حضرت فخر عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو منع کرتے ہیں۔

اِن خرافات کی خبر مدینہ منورہ تک پہنچی تو وہاں کے ایک عالم محقق نے ان سے سب سوالات قلمبند فرما کر بغرض دفع اشتباہ حضرت مولانا الحافظ الحاج المولوی خلیل احمد صاحب مدظلہم العالی کی خدمت میں ارسال فرمائے اور جو جواب حضرت مدظلہم نے تحریر فرمائے تھے وہ وہاں کے علمائے کرام سے تصدیق کرا دیئے کہ ایسے عقائد و خیالات ہرگز قابل اعتراض نہیں ہیں میں نے چاہا کہ اس رسالے کی اچھی طرح تشہیر کر دوں تاکہ عوام ان لوگوں کے دھوکے سے بچکر اس جماعۃ حقہ سے بدظن نہ ہوں اگرچہ اِن حضرات کا اِس میں کچھ حرج نہیں ہے مگر صرف غریب عوام کے حال پر ترس کھا کر مولنا روم رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے موافق گذارش ہے ؎

اللہ اللہ ہرگز اے قوم نبیل ✤ تا نباشد خور دتاں فرزند پیل

المشتہر

مولوی محمد یحییٰ تاجر کتب دینیہ و مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

فہرست مضامین براہین قاطعہ

ہے ،تو یہ مواقع بہ نسبت اُن تمام ازمنہ اور مقامات مذکورہ بالا کے کس شمار اور کس حصہ میں داخل ہیں کہ بس ان مواقع میں تشریف لانے سے
اللہ تعالےٰ کے ساتھ برابری لازم آگئی اور شرک ہو گیا نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات اب آگے آپ ارشاد فرماتے ہیں قولہ اللہ تعالی نے
اپنی صفت دوسرے کو عنایت نہیں فرمائی۔ اقول عقیدہ اہل سنت والجماعت کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت اُسی طرح اور اوسی
حقیقت سے کہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ خاص ہے دوسرے میں نہیں ہوتی اور خصوصیت کے معنے یہ ہیں کہ یوجد فیہ ولا یوجد فی غیرہ اور
روئے زمین کا کل جگہ موجود ہو جانا تو کچھ خاص مخصوص خدا کے ساتھ نہیں تفسیر معالم التنزیل ورسالہ برزخ جلال الدین سیوطی اور شرح
مواہب علامہ زرقانی میں ہے کہ ملک الموت قابض ہیں جمیع ارواح جن وانس و بہائم اور جمیع مخلوقات کا اور اللہ تعالےٰ نے کر دیا ہے
دنیا کو اُسکے آگے مثل چھوٹے خوان کے اور ایک روایت میں آیا ہے مثل طشت کے فیقبض من ہہنا وہہنا یعنی ادہر سے لیلیتا ہے جان کو اور اُدہر سے
اب خیال کرو کہ ایک آن میں مشرق سے مغرب تک کسقدر چیونٹی مچھر کیڑے مکوڑے اور چرند پرند اور آدمی مرتے ہیں ہر جگہ ملک الموت موجود ہو جاتا ہے

تعالیٰ شانہ کا ہے تو کافر ہو گیا ورنہ نہیں مگر مؤلف کی تحریر سے اُسکا عقیدہ یہی مفہوم ہوتا ہے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ حقتعالیٰ تو عرش سے ثریٰ
تک جانتا ہے اور حاضر ہے اور فخر عالم فقط مجلس مولود میں حاضر ہوئے تو کہاں مساوات اور شرک ہوا پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ اسقدر
علم غیب کو وہ شرک نہیں جانتا حالانکہ جملہ کتب میں فقط مجلس نکاح کے حضور کو بھی شرک لکھدیا ہے اور مؤلف کو اسقدر بھی خبر نہیں
کہ مشبہ اور مشبہ بہ میں وجہ شبہ کا مساوی ہونا ضروری نہیں نفس وجہ شبہ کافی ہوتی ہے لہذا یہاں نفس علم غیب میں برابری شرک
ہے اور اگر مؤلف کا یہی عقیدہ کہ حق تعالیٰ کی کوئی صفت دوسرے کو اگر لما کیف مساوی ثابت کریگا تو شرک ہوگا ورنہ نہیں تو لازم
ہے کہ مؤلف کے نزدیک مشرکین عرب کہ جن کے مشرک ہونے میں نصوص قطعیہ موجود ہیں ہرگز بھی مشرک نہوں کیونکہ وہ تصرف اور
علم اپنے معبودان باطلہ کا محدود جانتے تھے کہ ہر نواح و دیار کا جدا معبود تھا ایک کے ملک میں دوسرے کا تصرف ہونا عقیدہ نہیں رکھتے تھے
چنانچہ کتب حدیث اسکی گواہ ہیں پس اب مؤلف کے عقائد تو خود خراب تھے ہی تمام دُنیا کو مشرک بنا دیگا کیونکہ جب عوام جہال اولیا
کی نسبت ایسا ہی محدود تصرف علم و یقین کرتے ہیں پس مؤلف نے سبکی تائید و تصدیق و توثیق عقیدہ کی کر کے خلق کو ضال بنادیا
خدا تعالیٰ اُسکو ہدایت دیوے کہ کیا فتنہ برپا کرتا ہے باقی اسکی مثال واہی اور حروف بمعنی کا کیا جواب دیکر زبان قلم ملوث کروں یہ مؤلف نے مقتدر جہل
کی بات لکھی ہے کہ تمام دنیا کے خلاف ہے فقط قولہ عقیدہ اہل سنت وجماعت کا یہ ہے کہ الخ اقول عقیدہ اہل سنت کا یہ ہے کہ کوئی صفت
صفات حق تعالیٰ کی بندہ میں نہیں ہوتی اور جو کچھ اپنی صفات بالظل کسیکو عطا فرماتے ہیں اُس سے زیادہ کسی میں ہونا ہرگز ممکن نہیں
سمع و بصر و علم و تصرف حقتعالیٰ کا حقیقی ہے اور مخلوق کا مجازی لیس کمثلہ شئی الایہ پھر جسکو جسقدر کوئی علم و قدرت وغیرہ عطا فرمادیا ہے
اُس سے زیادہ وہ ہرگز ذرہ بھر بھی نہیں بڑھ سکتا شیطان کو جسقدر وسعت دی اور ملک الموت کو اور آفتاب ماہتاب کو جسم وضع پر
بنایا ہے اُس سے زیادہ کی انکو کچھ قدرت نہیں اور زیادہ کوئی اُنسے کام نہیں نکلتا اور نہ اس کثرت وقلت پر فضل کی کمی زیادتی موقوف ہے حضرت
موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے بہت اعلیٰ افضل ہیں مگر علم مکاشفہ انکا حضرت خضرؑ سے بہت کم تھا اور پھر جسقدر حضرت خضر کو
ملا اُس سے زیادہ پر وہ قادر نہ تھے اور حضرت موسےٰ کو جو باوجود فضیلت کے نملا تو وہ حضرت خضر مفضول کی برابر بھی اس علم مکاشفہ کو

اور مشکوۃ میں ہے کہ ملک الموت وقت موت میت کے سرہانے ہوتا ہے مؤمن کے بھی اور کافر کے بھی یہ حدیث طویل ہے اور قاضی ثناء اللہ نے
تذکرۃ الموتے میں نقل کیا ہے ایک حدیث کو طبرانی اور ابن مندہ سے اُس میں یہ بھی ہے کہ ملک الموت نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
بیان کیا کہ ایسا کوئی گھر نہیں نیک یا بد آدمیوں کا جس کیطرف مجکو توجہ نہو رات دن دیکھتا رہتا ہوں اور ہر چھوٹے بڑے کو ایسا پہچانتا ہوں
کہ وہ خود بھی اپنے کو اسقدر نہیں پہچانتے ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ملک الموت ہر جگہ حاضر ہے بھلا ملک الموت علیہ السلام تو ایک
فرشتہ مقرب ہے دیکھو شیطان ہر جگہ موجود ہے در مختار کے مسائل نماز میں لکھا ہے کہ شیطان اولاد آدم کے ساتھ دن کو رہتا ہے اور اُس کا بیٹا
آدمیوں کے ساتھ رات کو رہتا ہے علامہ شامی نے اسکی شرح میں لکھا ہے کہ شیطان تمام بنی آدم کے ساتھ رہتا ہے جسکو اللہ نے بچالیا بعد
اسکے لکھا ہے واقدرہ علی ذلک کما اقدر ملک الموت علے نظیر ذلک یعنے اللہ تعالےٰ نے شیطان کو اس بات کی قدرت دیدی ہے جس طرح
ملک الموت کو سب جگہ موجود ہونے پر قادر کر دیا ہے انتہے کلامہ اب عالم اجسام محسوسہ میں اس کی مثال سمجھئے کوئی آدمی مشرق سے مغرب
تک کل آبادی دنیا کی اگر سیر کرے جہاں جاویگا چاند کو موجود پاویگا اور سورج کو بھی پاویگا پھر اگر وہ کہے کہ ایک چاند سب جگہ موجود ہے اور ایسا ہی
سورج سب جگہ موجود تمہارے قاعدہ سے چاہیے کہ وہ کافر ہو جائے کہ اُسنے چاند کو ہر جگہ موجود کہا حالانکہ تحقیق یہ ہے کہ نہ وہ مشرک ہے نہ کافر نہ مسلمان ہے

پیدا نکر سکے پس آفتاب ماہتاب کو جو اس ہیئت و وسعت نور پر بنایا اور ملک الموت اور شیطان کو جو یہ وسعت علم دی اسکا حال مشاہدہ اور
نصوص قطعیہ سے معلوم ہوا اب اپر کسی افضل کو قیاس کر کے اُس میں بھی مثل یا زائد اُس مفضول سے ثابت کرنا کبھی عاقل ذی علم کا کام
نہیں اول تو عقاید کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جاویں بلکہ قطعی ہیں قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی یہاں
مفید نہیں لہذا اس کا اثبات اُسوقت قابل التفات ہو کہ مؤلف قطعیات سے اسکو ثابت کرے اور خلاف تمام امت کے ایک قیاس فاسد
عقیدہ خلق کا اگر فاسد کیا چاہے تو کب قابل التفات ہوگا۔ دوسرے قرآن وحدیث سے اُسکے خلاف ثابت ہے پس اُسکا خلاف کسطرح قبول
ہو سکتا ہے بلکہ یہ سب قول مؤلف کا مردود ہوگا خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں۔ واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم الحدیث اور شیخ عبدالحق
روایت کرتے ہیں کہ مجکو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں اور مجلس نکاح کا مسئلہ بھی بحرالرائق وغیرہ کتب سے لکھا گیا تیسرے اگر فضیلت ہی
موجب ہے کی ہے تو تمام مسلمان اگرچہ فاسق ہوں اور خود مؤلف بھی شیطان سے افضل ہیں تو مؤلف سب عوام میں بسبب افضلیت کے شیطان
سے زیادہ نہیں تو اس کی برابر تو علم غیب بزعم خود ثابت کر دیوے اور مؤلف خود اپنے زعم میں تو بہت بڑا اکمل الایمان ہے تو شیطان سے
ضرور افضل ہو کر اعلم من الشیطان ہوگا معاذ اللہ مؤلف کے ایسے جہل پر تعجب بھی ہوتا ہے اور رنج بھی ہوتا ہے کہ ایسی نالایق بات منہ سے
نکالنا کسقدر دور از علم و عقل ہے الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھکر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص
قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے
ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے اور خاصہ کی تعریف تہذیب منطق
پڑھکر مؤلف نے یاد کر کے بے تہذیبی عقیدہ کی اختیار کی مگر فہم ہے ماشاء اللہ ہنوز بہت دور ہے خاصہ حق تعالےٰ کے علم کا یہ ہے کہ اُس کا علم
ذاتی حقیقی ہے کہ جسکا لازم احاطہ کل شئی کا ہے اور تمام مخلوق کا علم مجازی ظلی کسقدر عطا کی حق تعالیٰ کی طرف سے مستفاد ہے پس